سوال نمبر 1

اسلام بلا تمیز رنگ و نسل و مذہب انسان وقار و احترام کا درس دیتا ہے؟ بحث کریں؟ (2020)

جواب:-

ولقد کرمنا بنی آدم
(بنی اسرائیل ۷۰)

(اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی)

اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے احترام و وقار اور مساوات پر مبنی ہے قرآن حکیم کی رو سے اللہ رب العزت نے نوع انسانی کو دیگر تمام مخلوق پر فضیلت و تکریم عطا کی ہے۔ قرآن حکیم میں شرف انسانیت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی طرح نسل آدم کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔

2. احترام انسانیت پر قرآن مجید سے گواہی

سورۃ التین میں بلا رنگ و مذہب اور جنس کے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے بارے میں فرمایا:-

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین: ۴)

ترجمہ: ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت پر بنایا ہے۔

درج بالا آیت سے واضح ہے کہ انسان کو شرف تکریم سے نوازا گیا ہے اور اس کو بلند مقام عطا کیا گیا ہے۔ مساوات انسانی کو اسلام نے بے حد اہمیت دی ہے اس حوالے سے مذہب اور نظام اقدار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مذہب، زبان اور رنگ سے بالاتر انسان کی پہچان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے طبقات اور قبیلے بنا دیے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ بے شک اللہ سب جاننا باخبر ہے۔ (الحجرات: 13)

3۔ احترام انسانیت پر احادیث سے گواہی:۔

رحمت عالم آنحضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کی حیثیت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں فرمایا:۔

ترجمہ: اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ (آدم) ایک ہے۔ تم میں سے کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا ہے

ترجمہ:۔ تم انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہیں۔"

اس طرح اسلام نے تمام قسم کے امتیازات، ذات پات، نسل، رنگ جنس زبان حسب ونسل، اور مال و دولت پر مبنی تعصبات کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور تاریخ میں پہلی مرتبہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے ہم پلہ قرار دیا خواہ وہ امیر ہوں یا غریب، سفید ہوں یا سیاہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں، عورت ہو یا مرد۔ انسانی مساوات کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں اور زبان سے تعلق رکھنے والے ہر سال مکۃ المکرمہ میں ایک ہی لباس میں ملبوس حج ادا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

۶-۱ احترام انسانیت پر انسانی حقوق

احترام آدمیت اور نوع بشر کی برابری کے نظام کی بنیاد رکھ دینے کے بعد اسلام نے اگلے قدم کے طور پر عالم انسانیت کو مذہبی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی شعبہ جات زندگی میں بے شمار حقوق عطا کیے ہیں۔ حضور کریم نے اس بات کی تلقین کی ہے کہ ان فرائض کو پورا کریں جو ان کے والدین، بچوں، خود لوگوں، ان کے پڑوسیوں، غلاموں اور ذمیوں وغیرہ کی طرف سے عائد ہوتے ہیں۔ ایک حقیقی اسلامی ریاست میں ان حقوق کو معطل یا کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم نکات کو پیش کیا جاتا ہے:

۱- انسانی جان کی حرمت

اسلام ہر شخص کو بغیر رنگ و نسل جان کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک کسی معاشرے میں انسانی جان کو تحفظ حاصل نہ ہو بقیہ حقوق کے حصول کا کوئی امکان نہیں ایسا اسلام نے اس بنیادی حق کو بیان کرتے ہوئے اہل ایمان کے کردار کو یوں بیان کیا ہے:-

ترجمہ: اور خدائے رحمان کے مقبول بندے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے بغیر حق مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے

(الفرقان: 68)

بقول مولانا حالی

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

2- خودکشی کی ممانعت:-

زندگی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ جو بقیہ تمام نعمتوں کے لیے اس اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے زندگی کے تحفظ کے لیے حق عطا کرتے ہوئے انفرادی معاشرہ کو اس بات کا پابند بھی کیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں خودکشی کے مرتکب نہ ہوں۔

3- انسانی عزت کی حرمت:-

اسلام ہر شخص کو بلا تفریق
مذہب انسانی بنیادوں پر عزت عطا کرتا ہے آپ ﷺ نے ہر
فردِ معاشرہ کو عزت نفس اور احترام کا حق عطا کیا ہے۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انزلوا الناس منازلھم

ترجمہ:- لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک
کیا کرو۔

نیز اسلامی ریاست میں رنگ نسل عقیدہ، مال و دولت،
سماجی مرتبہ و وقار سے قطع نظر ہر شخص کو عزت اور مقام
حاصل ہو جسے کوئی فرد یا معاشرہ پامال نہیں کر سکتا ہے۔ یہ
اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی عزت
اور وقار کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا قانون لاگو نہ ہونے
دے جس سے کسی بھی شہری کی عزت اور وقار کی پامالی کی
راہ نکلتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:- اے ایمان والو (مردوں کی) ایک جماعت
دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن ہے کہ بعض معاملات
میں وہ جس کا مذاق اڑا رہا ہے ان سے بہتر ہو۔ نہ عورتیں دوسری
عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ وہ عورتیں جن کا مذاق اڑایا

جا رہا ہے۔ ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے نام دو۔ اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچتے رہو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں اور کسی کے کھوج میں نہ لگے رہو۔ نہ ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا کہا کرو۔

(الحجرات)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم نے فرمایا:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے مسلمان ایذاء نہ پائیں۔"

5۔ حقوق و فرائض کے ذریعے انسانی وقار اور احترام کا تحفظ

اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں اعتدال اور توازن کا درس دیتا ہے۔ حضور نبی کریم نے زندگی کے ہر پہلو میں ایسی تعلیمات عطا کیں جو زندگی میں حسن توازن پیدا کرنے کی ضمانت دیتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے (النحل)

حضور کریم کا عطا کردہ تصور انسانی معاشرے کو سراپا امن و آشتی بنانے کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

حضور کریم نے حقوق انسانی کا ایک ایسا مجموعہ جس میں حقوق و فرائض میں باہمی توازن پایا جاتا ہے اس بنیادی تصور کو سمجھنے کی وجہ سے کئی فساد جنم لیتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: اور دستور کے مطابق عورتوں کے مردوں پر اسی طرح سے حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر۔

۶۔ خلاصہ بحث:

اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام میں اور مغرب دونوں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو بہت اہمیت دیتا ہے تاہم انسانی حقوق کے مسئلہ پر ان کا نقطہ نظر بنیادی طور پر مختلف ہے۔ روئے زمین پر انسان اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ اس طرح اسلامی ریاست میں عوام کلی اختیار کا مالک نہیں ہے۔

بلکہ وہ اجتماعی طور پر اپنے نمائندوں کے ان اختیارات سے
ذریعے جن کی حدود کا تعین اللہ تعالیٰ کی جمہوری ریاستوں
میں عوام کو سرچشمہ اقتدار سمجھا جاتا ہے۔ رنگ نسل، زبان اور
علاقے کے امتیازات کو جس طرح اسلام نے ختم کیا ہے اور بنیادی
انسانی حقوق کا تحفظ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔